امریکہ تنازعہ کے حل کی دریافت میں ماسکو سے تعاون کرے گا۔

ایک امریکی ترجمان کے مطابق امریکہ آذر بائیجان اور آرمینیا کے درمیان نگورنو کارا باخ کے مسئلے پرامن معاہدہ طے کروانے میں صدر بورس یلسن کی مدد کرے گا تاکہ آمدہ جون کے صدارتی انتخابات میں اُن کے دوبارہ صدر منتخب ہونے کے امکانات روشن ہو سکیں۔ لیکن کریملن میں گزشتہ دنوں امریکی وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر اور صدر یلسن کے درمیان ہونے والے مذاکرات کے دوران میں یہ بات سامنے آئی کہ جون کے صدارتی انتخابات سے قبل اس طرح کے کسی امن معاہدہ کی تکمیل میں کئی مشکلات درپیش ہیں۔ کئی امریکی عہدے داروں کی رائے یہ ہے کہ جون کے صدارتی انتخابات تک کی مختصر مدت میں ان مشکلات پر قابو پانا دائرۂ امکان سے باہر ہے۔

ایک امریکی عہدے دار نے اپنا نام خفیہ رکھنے کی شرط پر بتایا کہ "روسی جون (کے صدارتی انتخابات) سے قبل (آذر بائیجان اور آرمینیا کے درمیان تنازعہ کے پرامن حل کے سلسلہ میں) کسی واضح نتیجے پر پہنچنے کو پسند کریں گے مگر ایسا ہونا بظاہر مشکل نظر آرہا ہے"۔

نگورنو کارا باخ آذر بائیجان میں واقع ہے اور اس میں آرمینیائی باشندوں کی اکثریت سکونت پذیر ہے۔ آذر بائیجان اور آرمینیا نگورنو کارا باخ پر قبضے کے لیے ۱۹۸۸ء سے ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ ان دونوں ریاستوں کی سرحدیں ترکی اور ایران سے متصل ہیں۔ امریکی نائب وزیر سٹروب ٹالبوٹ اور قومی سلامتی کے نائب مشیر سینڈی برگر نے گذشتہ دنوں ان ریاستوں کا دورہ کیا تھا۔ ان دوروں کا مقصد دونوں ریاستوں کے درمیان مذاکرات کے ذریعے خون ریز نسلی تصادم کا خاتمہ اور نتیجتاً بحیرۂ کیسپین کے سواحل میں تیل کی تلاش اور اخراج کے عمل کو محفوظ بنانا تھا۔

امریکی تیل کمپنی AMOCO اور برٹش پٹرولیم اس بین الاقوامی کنسورشیم کی دو بڑی ساجھے دار کمپنیاں ہیں جو (بحیرہ) کیسپین کے آذری سواحل سے تیل کی ترسیل کے لیے ایک پائپ لائن تعمیر کرنا چاہتی ہیں۔ بحیرۂ کیسپین کے سواحل کو تیل کے ذخائر کے حجم کے لحاظ سے دنیا کے بڑے بڑے ذخائر میں شمار کیا جاتا ہے۔ جہاں ماسکو کے اس خطے کے ساتھ، جو عرصہ تک ماسکو کے زیر تسلط رہ چکا ہے، سیاسی مفادات وابستہ ہیں وہاں امریکہ کے اقتصادی مفادات کا بھی تقاضا ہے کہ بحیرۂ کیسپین کی تیل کی

اس نئی منڈی میں امریکی کمپنیوں کو قدم جمانے کا موقع ملے۔

نگورنو کاراباخ کے تنازعے کا پرامن حل تلاش کرنے کے سلسلے میں امریکہ کس قدر پرجوش ہے، اس کا اندازہ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نکولس برنز کے ۲۶ مارچ کے اس بیان سے ہوتا ہے جس میں انھوں نے کہا "ہمیں نگورنو کاراباخ کے مسئلے کو حل کرنے میں کردار ادا کر کے خوشی ہوگی"۔ برنز نے کہا کہ یورپ، ماسکو اور واشنگٹن کے درمیان سالہا سال کی سفارتی سرد جنگ کے خاتمے کے بعد امریکہ اور روس نے فیصلہ کیا ہے کہ مشترکہ کاوشوں کے ذریعے خطے میں قیام امن کو "حقیقت" میں بدلا جائے۔ امریکہ اور روس کی سفارتی کاوشوں کے مجوزہ اشتراک پر تبصرہ کرتے ہوئے انھوں نے مزید کہا:

> "خطے میں قیام امن کے لیے اب روس اور امریکہ کی مشترک مساعی کی صورت میں بین الاقوامی سفارت کاری کو بروئے کار لایا جائے گا"

ایک امریکی اہل کار کے مطابق وارن کرسٹوفر اور روسی صدر بورس یلسن کے درمیان ملاقات میں صدر یلسن نے امریکہ کے سامنے یہ تجویز رکھی ہے کہ امریکی صدر بل کلنٹن کے دورۂ روس کے دوران آرمینیائی صدر لیون تارپتروشیان اور آذری صدر حیدر علیوف کو ماسکو بلایا جائے۔ لیکن امریکہ نے اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ امریکی اہل کار کے بقول "اس طرح کی ملاقات سے قبل بعض امور کی انجام دہی ضروری ہے"۔

امریکی اہل کار نے مزید کہا:

> "ہم (آرمینیائی صدر اور آذربائیجان کے صدر کے درمیان ملاقات کو) خارج از امکان قرار نہیں دے رہے ہیں مگر یہ بات بڑی حد تک ناممکن نظر آرہی ہے کہ ۲۱ اپریل کو جب صدر کلنٹن اور صدر یلسن کے درمیان ملاقات ہوگی تو آذربائیجان اور آرمینیا کے درمیان اس غیر اعلانیہ جنگ کے خاتمے کی طرف کوئی فوری پیش رفت ہو سکے گی"۔

تاہم صدر یلسن فوری طور پر مسئلے کا پرامن حل دریافت کرنے کے سلسلے میں کچھ زیادہ ہی دلچسپی کا اظہار کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں وہ مئی میں دونوں ریاستوں کے رہنماؤں کے ساتھ شمالی اوسیشیا کے دارالحکومت ولادی قفقاز میں ملاقات پر غور کر رہے ہیں۔ دوسری طرف امریکی عہدے داروں نے اگرچہ ان آذری اور آرمینیائی رہنماؤں کی نشاندہی کرنے سے انکار کیا جو بحران کے حل کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں تاہم ان کے مطابق دونوں طرف سے ایسے دعوے سامنے آرہے ہیں جو خطے میں قیام امن کے لیے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔

مغربی سیاسی تجزیہ نگار اس بات پر متفق ہیں کہ نگورنو کاراباخ میں قیام امن کے سلسلے میں ماسکو کی طرف سے حالیہ سفارتی کوششوں کا آغاز کریملن کے حکمرانوں کی اس خواہش کا آئینہ دار ہے کہ بوسنیا

میں قیام امن کے سمجھوتے میں امریکی حکومت کے کردار کے نتیجے میں صدر کلنٹن کی عوامی تائید میں جو زبردست اضافہ ہوا ہے بالکل اسی طرح نگور نو کاراباخ میں قیام امن کا سمجھوتہ طے کرا کے صدر یلسن کی عوامی تائید میں اضافے کا سامان کیا جائے۔ تاکہ آمدہ جون کے صدارتی انتخابات میں ان کی فتح کے امکانات کو بڑھایا جاسکے۔

روس - CIS تعلقات

"آزاد ممالک کی دولت مشترکہ" کی چار جمہوریاؤں میں "اقتصادی اتحاد" کے قیام کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔

۲۹ مارچ کو سابق سوویت یونین میں شامل چار جمہوریاؤں کے درمیان "اقتصادی اتحاد" کا ایک معاہدہ ہوا۔ یہ معاہدہ روس، بیلوروس، قازقستان اور کرغیزستان کے درمیان ہوا۔ اقتصادی اتحاد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے چاروں ریاستوں کے صدور نے جرأت مندانہ اقدامات کرنے کا وعدہ کیا۔ تاہم انہوں نے اس تاثر کی نفی کی کہ اس معاہدے کے ذریعے سابق سوویت یونین کا احیاء مقصود ہے۔ بعض لوگ اس معاہدے کو صدر یلسن کی طرف سے جون میں صدارتی انتخابات سے قبل روسی عوام کی حمایت حاصل کرنے کا ایک "بہانہ" قرار دے رہے ہیں۔

مغربی یورپی معاہدات کی طرز کے اس معاہدے کا مقصد مذکورہ چاروں ریاستوں کے مابین سامان تجارت، خدمات، سرمائے اور کارکنوں کی آزادانہ نقل و حرکت ہے۔ معاہدے کی رو سے چاروں ریاستیں اشیائے صرف کی قیمتوں اور معاشرتی پالیسیوں میں یکسانیت پیدا کرنے کے علاوہ متعدد "کثیر قومی ادارے" قائم کریں گی۔ روسی صدر بورس یلسن نے معاہدے پر دستخط سے قبل معاہدے میں شامل ریاستوں کے صدور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

> "ہم جس برادری کی بنیاد رکھ رہے ہیں وہ ایک سلطنت سے زیادہ مضبوط و مستحکم ہوگی"۔

صدر یلسن نے مزید کہا:

> "اس معاہدے کے ذریعے خود مختار ریاستوں کے درمیان اتحاد و یگانگت کی نئی راہیں دریافت ہوں گی"۔

تجزیہ نگاروں کی رائے میں یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ آیا اس معاہدے کا انجام بھی وہی ہوگا جو سابق سوویت یونین میں شامل جمہوریاؤں کے درمیان ہونے والے دیگر معاہدات کا اس سے قبل ہو چکا ہے۔ ایک مغربی سفارتکار نے اقتصادی اتحاد کے اس معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: